روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۰۷ | اتوار ۳ ذی الحجہ - ۱۴۱۴ھ ‘ ۱۵- ہجرت ۱۳۷۳ ھش ‘ ۱۵- مئی ۱۹۹۴ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دو دوستوں میں دوستی اسی صورت میں نبھ سکتی ہے کہ کبھی وہ اس کی مان لے اور کبھی یہ اس کی۔ اگر ایک شخص سدا اپنی ہی منوانے کے درپے ہو جائے‘ تو معاملہ بگڑ جاتا ہے۔ یہی حال خدا تعالیٰ اور بندہ کے رابطہ کا ہونا چاہئے۔ کبھی اللہ تعالیٰ اس کی سن لے اور اس پر فضل کے دروازے کھول دے اور کبھی بندہ اس کی قضاو قدر پر راضی ہو جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ حق خدا تعالیٰ کا ہی ہے کہ وہ بندوں کا امتحان لے اور یہ امتحان اس کی طرف سے انسان کے فوائد کے لئے ہوتے ہیں۔ اس کا قانون قدرت ایسا ہی واقع ہوا ہے کہ امتحان کے بعد جو اچھے نکلیں انہیں اپنے فضلوں کا وارث بناتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۱۶)

محترم حافظ قدرت اللہ صاحب وفات پا گئے

۱۵ سال ہالینڈ میں اور ۱۰ سال انڈونیشیا میں خدمات انجام دیں

احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیمی اور مخلص خادم محترم حافظ قدرت اللہ صاحب ۱۳- مئی بروز جمعہ لندن میں دن کے ساڑھے دس بجے انتقال فرماگئے۔ آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔ دس بارہ دن قبل آپ کو دل کا شدید دورہ پڑنے سے کوئین میری ہسپتال لندن میں داخل کیا گیا تھا۔ آپ لمبا عرصہ ہالینڈ اور انڈونیشیا میں مربی سلسلہ رہے۔

محترم حافظ صاحب حضرت محمد عبداللہ بوتالوی صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے بیٹے تھے۔ آپ ۲۲- فروری ۱۹۱۷ء کو سرگودھا شہر میں پیدا ہوئے۔ آپ خدا کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے۔ آپ نے مولوی فاضل اور میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۳۹ء میں خدمت دین کے لئے زندگی وقف کی آپ کی پہلی تقرری ۲۸- اپریل ۱۹۴۰ء کو ہوئی۔ بیرون ملک آپ کی خدمات کا آغاز جنوری ۱۹۴۶ء میں ہوا جب آپ لندن پہنچے۔ بعد ازاں ۲- جولائی ۱۹۴۷ء کو آپ نے ہالینڈ مشن کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۵۰ء میں آپ انڈونیشیا تشریف لے گئے اور ۱۹۵۴ء تک خدمات دین بجالاتے رہے۔ پھر جنوری ۱۹۵۶ء سے دسمبر ۱۹۶۷ء تک عرصہ ۱۱ سال تک ہالینڈ میں خدمات بجالاتے رہے۔ اس کے بعد کچھ عرصہ وکالت تبشیر سے وابستہ رہے۔ کچھ عرصہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر خدمات بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بعد ازاں ستمبر ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۵ء تک ایک بار پھر آپ کو انڈونیشیا بھیجا گیا۔ اور یکم اگست ۱۹۷۵ء سے ۳۰- دسمبر ۱۹۷۶ء تک ہالینڈ رہے جہاں آپ کی ریٹائرمنٹ عمل میں آئی۔

ریٹائرمنٹ کے بعد آپ لندن تشریف لے آئے اور متفرق طور پر جماعتی خدمات انجام دیتے رہے۔

محترم حافظ صاحب نے مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی۔ تعلیمی میدان میں نمایاں رہتے تھے۔ نیشنل لیگ کور میں بھی نائب افسر رہے۔ مجموعی طور پر آپ نے ۱۵ سال

باقی صفحہ ۷ پر

ولادت باسعادت

○ حضرت ام متین مریم صدیقہ صاحبہ رقم فرماتی ہیں۔

میرے نواسے سید شعیب احمد ابن سید محمود احمد ناصر اور عزیزہ درثمین بنت صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۲- اور ۱۳- مئی کی درمیانی رات دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور دین کا خادم بنائے۔

انسان کی اصل دولت اس کی خداداد صلاحیتیں ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ایک انسان کی اصل دولت اس کی خداداد صلاحیتیں ہیں۔ اور ایک قوم کی اصل دولت اس قوم کے افراد کی صلاحیتوں کے مجموعہ کا نام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں اپنی صفات کے جلوے رکھے ہیں اور اس کی صفات کے جلوے سب سے زیادہ ہمیں انسانی وجود میں نظر آتے ہیں۔ اسی لئے انسان کو اشرف المخلوقات کہا جاتا ہے۔ ہمیں مختلف قوتیں مختلف اندازوں کے مطابق انسان میں نظر آتی ہیں۔ اصولی طور پر یہ قوتیں اور استعدادیں چار قسموں کی ہوتی ہیں۔

۱- جسمانی ۲- ذہنی ۳- اخلاقی ۴- روحانی۔ میں آج کی اس گفتگو میں ان سب قوتوں اور استعدادوں کو صلاحیتوں کا نام دونگا۔

پس فرد واحد کی دولت اس کی صلاحیتیں ہوتی ہیں اور ہمیں صلاحیتوں کے متعلق یہ نظر آتا ہے کہ وہ بالغ شکل میں انسان میں نہیں پائی جاتیں بلکہ وہ درجہ بدرجہ بڑھتی ہیں اور اس تدریجی نشوونماء میں بہت سے عوامل ان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ بہرحال اصول یہ ہے کہ انسان کو جو صلاحیت ملتی ہے وہ تدریجی طور پر نشوونما پاتی ہے۔ مثلاً انسان اپنی کچھ نشوونما ماں کی گود میں اور کچھ نشوونما باپ کی تربیت سے حاصل کرتا ہے اور اس کی کچھ نشوونما اچھے ماحول کے اچھے اثرات سے ہوتی ہے اور اس کی بہت کچھ نشوونما اس کی اپنی کوشش اور جدوجہد پر منحصر ہوتی ہے۔

بہرحال صلاحیت ایک بیج ہوتا ہے جس کی شکلیں اور اس کے مختلف پہلو آہستہ آہستہ UNFOLD ہوتے ہیں یعنی ہمارے سامنے آتے ہیں وہ چھپی ہوئی چیزیں تھیں جو بعد میں سامنے آگئیں۔ اصولی طور پر صلاحیت ایک دولت ہے اس زندگی کی بھی اور اس زندگی کی بھی۔

(۱۴ جنوری ۱۹۷۲ء)

سوز و ساز زندگی

مورخہ ۱۴- مئی ۱۹۹۴ء کے الفضل میں صفحہ نمبر ۳ کے پہلے کالم سے پہلے درج ذیل الفاظ درج ہونے سے رہ گئے ہیں۔

"اپنی خود نوشت سوانح حیات سوز و ساز زندگی میں محترم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کہتے ہیں :

بجلی بند رہے گی

○ چنیوٹ ربوہ پل پر بجلی کے تاروں کے تبدیل کرنے کی وجہ سے مورخہ ۱۵- ۱۷- اور ۱۸ مئی کو صبح ساڑھے سات بجے سے ۱۲ بجے تک بجلی بند رہے گی۔

دفتر واپڈا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ-پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۵- ہجرت ۱۳۷۳ ھش ۱۵- مئی ۱۹۹۴ء

حصولِ رضائے باری تعالیٰ

ہر کام کرنے کے لئے ہم کسی نہ کسی کی بات مان رہے ہوتے ہیں۔ جس کی بات ہم مان رہے ہوتے ہیں وہ چاہے کوئی اور شخص ہو یا ہماری اپنی ہی ذات ہو۔ کبھی ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے فلاں بزرگ نے ہمیں یہ کام کرنے کو کہا ہے اس لئے ہم ضرور کریں گے۔ بزرگ' بزرگ ہو یا دوست بھی ہو۔ کبھی ہم کہتے ہیں کہ ہم نے خود فیصلہ کیا ہے کہ ہم یہ کام کریں گے یہ ہمارے اپنے دل کا فیصلہ ہے۔ ہم نے معاملہ کو خوب سوچ سمجھ لیا ہے اور اب کسی کی بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ ہم وہی کچھ کریں گے جس کا ہم نے فیصلہ کیا ہے۔

یہ انسانی فطرت ہے اور ہم میں سے ہر شخص یہی کچھ کرتا ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ چاہے ہم کسی کے کہنے پر کچھ کر رہے ہوں یا اپنے فیصلہ کے مطابق کچھ کر رہے ہوں ہمیں چاہئے کہ اس بات میں خدا کی رضا شامل ہو۔ یعنی ہم صرف وہ کچھ کریں جو خدا چاہتا ہے۔ اور جو کچھ خدا چاہتا ہے وہ ہمیشہ اچھی بات ہوتی ہے اور ہمارے فائدے کی۔ اگر ہمارے دل اس یقین سے پر ہو جائیں کہ خدا تعالیٰ ہماری بہتری چاہتا ہے وہ ہمیں اور ہمارے کاموں کو سب سے زیادہ۔ ہم سے بھی زیادہ جانتا ہے تو یقیناً ہر فیصلہ کرتے وقت ہمیں اس بات کا احساس رہے گا کہ خدا تعالیٰ کی رضا پیش نظر رکھی جائے۔ اگر ایک شمہ بھر بھی یہ احساس ہو کہ شائد اللہ تعالیٰ اس بات سے یا اس کام سے راضی نہ ہو تو ہمیں وہ بات اور وہ کام ترک کر دینا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا ہمیشہ ہماری بہبود کے لئے ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الاول (ہماری ڈھیروں ڈھیر دعائیں ان کے لئے) اللہ تعالیٰ کی رضا کی طرف توجہ دلانے کے لئے فرماتے ہیں۔ "ہماری جماعت امام کے ہاتھ پر معاہدہ کرتی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ رنج میں۔ راحت میں۔ عسر میں یسر میں قدم آگے بڑھاؤنگا۔ بغاوت اور شرارت کی راہوں سے بچنے کا اقرار کرتا ہے غرض ایک عظیم الشان معاہدہ ہوتا ہے پھر دیکھا جاتا ہے کہ نفسانی اغراض اور دنیوی مقاصد کی طرف قدم بڑھاتا ہے یا دین کو مقدم کرتا ہے۔ عام مخلوقات کے ساتھ نیکی اور مسلمانوں کے ساتھ خصوصاً نیکی کرتا ہے۔ یا نہیں۔ ہر امر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھے۔ مقدمہ ہو تو جھوٹے گواہوں' جعلی دستاویزوں سے محترز رہے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے وعظ کہنا بھی مفید امر ہے اس سے انسان اپنے آپ کو بھی درست رکھ سکتا ہے جب دوسروں کو نصیحت کرتا ہے تو اپنے دل پر بھی چوٹ لگتی ہے"۔

حضرت کے اس ارشاد سے واضح ہو جاتا ہے کہ ہر نیکی اور ہر اچھی بات اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہے۔ اور ہمیں ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ہی کوشش کرنی چاہئے۔

خون کی ہولی کھیل رہے ہیں امن کے دعویدار
تنہا تنہا چیخ رہے ہیں کوچے اور بازار
کون کسی کی بات سنے اور کون کسے سمجھائے
سوچ سمجھ سے عاری لوگ ہیں اک اندھی دیوار

ابوالاقبال

دعوتِ مشاعرہ کے جواب میں

یارب مشاعرے کو نہ اپنا قدم چلے
جب تک دماغ لے کے نہ مضموں اہم چلے

بے سُود شاعری میں نہ اپنا گھِسے قلم
تائیدِ دینِ حق میں ہمارا قلم چلے

جس موجِ غم سے شاد ہوئے بندگانِ حق
اے کاش اپنے دل میں وہی موجِ غم چلے

دل ہوں وفورِ نور سے مانند کوہِ طور
پھر ان سے عشق و مہر و محبت کی یم چلے

آؤ چلیں بلاتا ہے خود ساقیٔ الست
پھر کب چلیں گے دوستو گر اب نہ ہم چلے

نذر و نیازِ جان ہے شرطِ رضائے دوست
تُف ایسی عاشقی پہ جو اک دو قدم چلے

کتنے ہیں بدنصیب جو عاکف بتوں پہ ہیں
کیا خوش نصیب وہ ہیں جو سُوئے حرم چلے

اس دن بنے گا دل یہ ہمارا خدا کا گھر
جس دن ہمارے خانۂ دل سے صنم چلے

باقی رہے نہ کوئی بھی مشرک جہان میں
یارب! جہانِ شرک پہ کچھ ایسا بم چلے

دھوکا سا ہے ہوائے سرابِ وجود میں
ہشیار ہیں تو وہ ہیں جو سُوئے عدم چلے

قسمت نہ تھی ہماری کہ ہم شاد کام ہوں
ہم محفلِ حبیب سے ہیں متّہم چلے

یارب تری ہی یاد میں تیرا ظفر جئے
جب تک کہ جاں میں جان رہے اور دم چلے

ظفر محمد ظفر

چوہدری شبیر احمد

تحریک جدید کے اہم ترین تقاضے

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید اپنے کارہائے نمایاں کے باعث کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ تاہم اس کے بعض پہلوؤں کی یاددہانی کروانا اور اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونا از بس ضروری معلوم ہوتا ہے۔

تحریک جدید جماعت کی ترقی اور تربیت کا ایک جامع منصوبہ ہے جو ۱۹۳۴ء میں حضرت بانی سلسلہ کے پسر جماعت کے دوسرے امام سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد پر ایسے وقت میں القاء فرمایا گیا جب کہ مخالفین احمدیت نے بزعم خود جماعت کو مٹانے کے لئے ایک ہمہ گیر منصوبہ بنا کر اس پر عمل شروع کر دیا تھا۔ بقول شخصے۔

عدو شرے بر انگیزد کہ خیرما در آں باشد

چنانچہ ۱۹۳۴ء خدا کے فضل سے جماعت کے لئے خیروبرکت سے معمور ایک تحریک کے نزول اور نفاذ کا باعث ہوا۔

اس تحریک کو منشاء الٰہی کے ماتحت ہمارے پیارے امام نے تحریک جدید کا نام دیا۔ تحریک جدید کا منصوبہ ابتداً انیس مطالبات پر مشتمل تھا۔ جو تدریجاً ستائیس مطالبات کی شکل اختیار کر گیا۔ ان میں سے سب سے پہلا مطالبہ سادہ زندگی سے متعلق ہے۔

سادہ زندگی کی تفصیل میں جانے سے پہلے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے الفاظ میں ہی ہمیں اس بابرکت تحریک کی عظمت ذہن نشین کر لینی چاہئے۔

فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی۔ اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(کتاب مطالبات ص ۸)

اب ہم اس تحریک کے سب سے پہلے مطالبے پر غور کرتے ہیں جو سادہ زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ سادہ زندگی کے مطالبے پر ہمارے پیارے امام نے ان بزرگوں کا نمونہ اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جو کھانے میں بھی سادگی اختیار کرتے تھے۔ اور لباس میں بھی۔ ان کے بیاہ شادیاں فضول خرچیوں سے پاک اور کمال سادگی سے انجام پاتی تھیں۔ ان کی اس طرز زندگی سے اللہ تعالیٰ نے ان میں خدمت دین کی اس قدر محبت اور قوت پیدا کر دی کہ وہ اس وقت کی معلوم دنیا پر چند سالوں میں ہی چھا گئے۔ اور دین حق کی اشاعت کا فریضہ جو ان کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس کو انہوں نے اپنی قربانیوں سے کمال تک پہنچا دیا۔

اسی لئے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے تحریک جدید کے سب سے پہلے مطالبہ یعنی سادہ زندگی کے بارے میں فرمایا۔

"سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی نہیں بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی اسی پر بنیاد ہے۔" ص ۲۳۔ اسی لئے آپ نے سادہ زندگی کی تلقین ایک مضبوط دلیل کے ساتھ جماعت کے سامنے یوں پیش کی۔

فرمایا "اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کریں۔" (ص ۲۳)

آج خدا کے فضل و کرم سے جماعت کو جو فرائض سونپے گئے ہیں تاریخ شاہد ہے کہ سادہ زندگی نے ان کی کامیابی میں بفضل خدا ایک اہم رول ادا کیا۔ لہٰذا ہمارے لئے انہی فرائض میں کامیابی حاصل کرنے کی غرض سے سادہ زندگی اختیار کرنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔

اگرچہ جماعت کا ایک حصہ اس پر عمل پیرا ہے اور جماعت میں بفضل خدا بڑے بڑے قابل قدر نمونے پائے جاتے ہیں لیکن ایک طبقے نے اس بنیادی اور اہم مطالبے کو قدرے فراموش کر دیا ہے۔ اور اس طبقہ کے لوگ غیر شعوری طور پر جن بے جا عادتوں اور بد رسومات پر اپنی دولت ضائع کر رہے ہیں وہ ان کو ترک کرنے اور وہ روپیہ دین کی خاطر پیش کرنے کا خیال نہیں رکھتے۔ ان میں سے ایک تمباکو نوشی کی عادت ہے۔ جو ہمارے ملک میں وبائی صورت اختیار کر چکی ہے اور نتیجتاً بعض احمدیوں کو بھی متاثر کر رہی ہے۔

یہ عادت نہ صرف تضیع زر کا باعث بنتی ہے بلکہ صحت کو تباہ کرنے کا بھی موجب ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ کینسر کا بھی خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ مزید برآں تمباکو نوش صاحبان کی شخصیت بھی بری طرح مجروح ہوتی ہے۔ جب ایک تمباکو نوش نماز کے لئے جماعت میں شامل ہوتا ہے تو اس کے پاس کھڑے ہوئے نمازی تمباکو کی بُو سے بڑی اذیت محسوس کر رہے ہوتے ہیں لیکن کچھ کہہ نہیں سکتے۔ گھر میں بھی اہل خانہ تمباکو کی بدبو کی اذیت برداشت کرنے کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔ اگر ایک تمباکو نوش بھائی حسن نیت سے اس عادت سے توبہ کر لے۔ اور اس پر استقلال اختیار کرے تو کئی جہتوں سے وہ عظیم ثواب کا حامل ہو سکتا ہے۔

(۱) اپنے محبوب امام کی اطاعت کا ثواب
(۲) دین کی خاطر ایک عادت کو ترک کرنے کا ثواب
(۳) خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت یعنی صحت کو محفوظ کرنے کا ثواب علاوہ ازیں بے شمار دنیوی فوائد بھی اس کو حاصل ہوں گے۔

عقلمند را اشارہ کافیست

سینما بینی تحریک جدید کے مطالبہ سادہ زندگی کے تحت سینما بینی بھی ناجائز قرار دی گئی۔ جماعت کا ایک طبقہ اس میں مبتلا تھا بفضل خدا وہ اس سے محفوظ ہو گیا اور اس طرح جماعت کی دولت محفوظ رہی۔

بیاہ شادی جماعت کا ایک طبقہ بیاہ شادیوں اور رسومات کی پابندیوں میں اپنا قیمتی سرمایہ بے تحاشہ خرچ کر رہا ہے اگر وہ اپنے پیارے امام کی اس ہدایت کو اپنے دل میں جگہ دیں۔ تو وہ نہ صرف اپنے قیمتی مال کو بچائیں گے۔ بلکہ وہ اپنی دینی خدمت کی استطاعت کو بڑھا کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حامل ہوں گے۔ ہر مخلص احمدی کو ایسی آزمائش کے وقت اپنے پیارے امام کی اس قیمتی ہدایت کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ فرمایا

"اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں۔ تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں" ص ۲۳

سادہ زندگی کی اہمیت کے پیش نظر چند مزید ارشادات پیش کئے جاتے ہیں تاکہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ ان پر عمل کرنے کی اور اپنی دینی خدمت کی استطاعت کو بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی خاص خوشنودی اور اپنے پیارے امام کی خصوصی دعائیں حاصل کر سکیں۔

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

(۱) "تحریک جدید کے تمام مطالبات اس لئے ہیں کہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بناؤ۔" ص ۱۲

(۲) "ایک کھانا کھانے اور سادہ لباس پہننے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس طرح امارت اور غربت کا سوال جاتا رہتا ہے۔" ص ۲۴

(۳) "سادہ زندگی پر خاص زور دیا جائے۔ سادہ زندگی کے بغیر ہم آنے والی جنگ کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ ہمارے ایمان کی اس میں آزمائش ہے۔ ص ۲۸

(۴) "اچھی طرح یاد رکھو کہ سادہ زندگی اس تحریک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ اس میں غریبوں کا امیروں کی نسبت زیادہ فائدہ ہے۔" ص ۳۰

(۵) "ہمیں سپاہیانہ زندگی بسر کرنی چاہئے اور اپنی تمام زندگی کو مختلف قسم کی قیود کے ماتحت لانا چاہئے۔ دوستوں کو چاہئے کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ متوجہ ہوں۔" ص ۳۱

(۶) "میں پھر دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی زندگیوں کو عملی زندگیاں بناؤ۔ اب خالی دعوؤں کا وقت گذر چکا۔ ایسا نمونہ دکھاؤ کہ دشمن کے دل میں یہ لالچ پیدا ہو۔ کاش۔ کہ ہم ایسے ہی ہوں۔" (ص ۱۷۱)

(۷) "اگر ایک مکان بنانے والے کو اپنے حالات بدلنے پڑتے ہیں اگر شادی بیاہ کرنے والے کو اپنے حالات بدلنے پڑتے ہیں اگر (کام) کرنے والے کو اپنے حالات بدلنے پڑتے ہیں اور اسے اپنی آمدن میں سے ایک حصہ ان اشیاء کے لئے الگ کرنا پڑتا ہے تو وہ قوم جس کے ذمہ ساری دنیا کی روحانی فتح ہے اور جس نے دنیا کو بدل کر ایک نئے رنگ میں ڈھالنا ہے اس کے لئے اپنے حالات میں کتنے بڑے تغیر اور کتنی عظیم الشان تبدیلی کی ضرورت ہے۔" ص ۱۷۳

(۸) "جس دن ارد گرد کے لوگ۔ ہندو۔ سکھ غیر احمدی ہمارے اعمال۔ نظام۔ تقویٰ اور صداقت کو دیکھ کر یہ خیال کریں کہ کاش ہم بھی ایسے ہوں۔ اس دن اور صرف اس دن خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم ہوگی۔" (ص ۱۷۱)

اے خدا کمزور ہیں ہم اپنے ہاتھوں سے اٹھا
ناتواں ہم ہیں ہمارا خود اٹھا لے سارا بار

باقی صفحہ ۶ پر

پروفیسر راجا نصر اللہ خان

دیارِ مغرب کی چند خوشگوار یادیں

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے مکرم جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل" کو کہ انہوں نے خاکسار کا ایک بیتے دنوں کا مضمون "خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو" شائع فرما کر مجھے مندرجہ ذیل مصرع یاد دلا دیا۔

آپ نے یاد دلایا تو مجھے یاد آیا اور اس طرح دیار مغرب (برطانیہ) کی کئی پرانی اور خوشگوار یادیں ذہن کے افق پر ابھرنے لگیں۔

محکمہ ڈاک کا ذکر خاکسار پہلی بار ۱۹۶۸ء میں برطانیہ گیا تھا۔ شروع شروع میں میرا قیام لندن سے کوئی بیس میل دور Slough (سلاؤ) شہر میں تھا۔ وہاں پہنچتے ہی ادھر ادھر خط و کتابت شروع کردی۔ چند دنوں میں ہی خطوط کے جواب ملنے لگ گئے۔ وہاں دن میں دو مرتبہ ڈاک تقسیم ہوتی تھی۔ پہلی ڈاک صبح سویرے نماز کے وقت آجاتی تھی اور دوسری بعد دوپہر چند ہی دنوں میں تجربہ ہوگیا کہ برطانیہ کے ہر شہر سے خط پوسٹ کرنے کے دوسرے دن منزل مقصود پر (یعنی برطانیہ کے دوسرے شہر میں) پہنچ جاتا تھا۔ اس طرح ادھر آپ نے ایک شہر سے دوسرے شہر میں خط لکھا اور ادھر چار پانچ روز کے اندر جواب بھی مل گیا۔ ڈاک تقسیم کرنے والے زیادہ تر سکھ قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ بہت ہی صحت مند اور چاک و چوبند جو اپنی مخصوص ڈاڑھی اور پگڑی سے فوراً پہچانے جاتے تھے۔ اور شدید سردی اور بارش میں بھی سائیکل پر سوار بڑی فرض شناسی کے ساتھ مقررہ وقت پر ڈاک پہنچا دیتے تھے۔

دو خوشکن واقعات برطانیہ کے ڈاک کے محکمہ سے متعلق خاکسار کو دو حیرت انگیز اور خوشکن واقعات یاد آرہے ہیں۔ وہاں پر چھوٹے چھوٹے ڈاک خانے عام بازار میں بھی پائے جاتے ہیں۔ دراصل یہ چھوٹے چھوٹے سٹور یا سٹیشنری کی دکانیں ہوتی ہیں۔ جن کے مالکان نے محکمہ ڈاک کے زیر انتظام پوسٹل سروس کا بھی منی آرڈر وغیرہ کی سہولتوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پہلا واقعہ جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ ہمارے ایک پاکستانی دوست نے شہر Slough (سلاؤ) کے ایک ایسے ہی چھوٹے سے ڈاک خانے سے کچھ رقم پاکستان بھجوائی۔ کچھ روز بعد اسے مذکورہ ڈاک خانے کے متعلقہ کلرک کی طرف سے ایک خط موصول ہوا کہ آپ نے فلاں روز جو رقم ہمارے ہاں سے اپنے ملک بھجوائی تھی اس پر غلطی سے زیادہ Poundage (شرح ترسیل) وضع کرلیا گیا تھا۔ آپ براہ کرم ڈاک خانہ میں آکر وہ زائد رقم وصول کرلیں۔ میں اس دوست کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چٹھی کو پڑھ کر عش عش کر اٹھا۔ یہ واقعی باون تولے پاؤ رتی کی مثال ہے۔

دوسرا واقعہ خود میرے ساتھ پیش آیا۔ میں نے ایک لمبا چوڑا خط آسٹریلیا بھیجنے کے لئے لکھا اور اندازے سے ٹکٹ لگا کر پوسٹ کردیا۔ جلد ہی مجھے مقامی ڈاک خانے سے چٹھی موصول ہوئی کہ آپ نے جو خط آسٹریلیا پوسٹ کیا تھا اس پر شرح کے لحاظ سے کم ٹکٹ لگے ہوئے تھے لیکن ہم نہیں چاہتے تھے کہ آپ کے خط میں کسی قسم کی تاخیر ہو۔ اس لئے ہم نے ٹکٹیں پوری کرکے وہ خط بھیج دیا ہے اب آپ منسلکہ کارڈ پر اتنی ٹکٹیں اور لگا کر کسی بھی لیٹر بکس میں ڈال دیں تاکہ ہم تک پہنچ جائے۔ یہ بھی ایک انوکھا واقعہ تھا جس سے محکمہ ڈاک کی فرض شناسی کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ اے کاش ہمارے ہاں بھی دیانتداری اور فرض شناسی کا ایسا ہی بلکہ اس سے بڑھ کر جذبہ ظاہر ہو۔

برطانیہ میں ڈاک کی حفاظت کا یہ عالم دیکھا کہ آپ بذریعہ خط نقدی بھی اندرون ملک بھیج سکتے ہیں اس پر نہ محکمہ کی طرف سے کوئی پابندی تھی اور نہ بھیجنے والے کو کوئی خدشہ کہ اس کی رقم مع خط چوری یا ضائع ہو جائے گی۔

۱۹۶۸ء کی ہی بات ہے خاکسار کو جب اپنے پاسپورٹ میں چند مزید ممالک کا اندراج کرانے کی ضرورت پڑی تو خاکسار نے اپنا پاسپورٹ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک پاکستانی سفارت خانہ لندن کو بھجوا دیا اور وہاں سے کارروائی مکمل ہونے کے بعد رجسٹرڈ ڈاک سے ہی متذکرہ پاسپورٹ مجھے واپس مل گیا۔

ڈاکٹر کا کمرہ انتظار برطانیہ پہنچ کر معلوم ہوا کہ وہاں کے ابتدائی اور اہم کاموں میں سے ایک بات یہ ہے کہ علاج کی سہولت حاصل کرنے کے لئے محکمہ صحت سے میڈیکل رجسٹریشن نمبر اور کارڈ حاصل کیا جائے۔ متعلقہ دفتر کو اپنے کوائف سے مطلع کیا تو کچھ روز بعد مطلوبہ کارڈ بذریعہ ڈاک موصول ہوگیا۔ اور متعلقہ ڈاکٹر صاحب کا نام اور پتہ بھی مل گیا۔ لندن اور سلاؤ میں دو سالہ قیام کے دوران مجھے تین چار مرتبہ اپنے ڈاکٹر سے ملنے اور نسخہ لکھوانے کی ضرورت پیش آتی ڈاکٹر کے کمرہ انتظار میں جانے سے پہلے استقبالیہ سے اپنی باری کا نمبر حاصل کرنا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر باری باری ہر مریض کی بیماری کی تفصیل سن کر اور چیک اپ کرکے نسخہ لکھتا ہے کمرہ انتظار میں سب لوگ بڑے سکون اور آرام سے بیٹھے ہوتے ہیں۔ اکثر کے ہاتھ میں تازہ اخبار یا کوئی کتاب ہوتی ہے اور اس طرح وہ بہتر مصروفیت میں اپنا وقت گزارتے ہیں۔ کمرے میں کسی قسم کی باتوں یا خلل اندازی کا ہرگز کوئی مظاہرہ نہیں ہوتا۔ آپ اپنی باری پر ڈاکٹر کے پاس جائیں وہ نہایت ہمدردی اور توجہ سے آپ کی بات سنے گا آپ کو تسلی دے گا اور نسخہ آپ کے ہاتھ میں تھما دے گا وہ نسخہ آپ کیمسٹ کے پاس لے جائیں وہ اسی وقت دوائی آپ کے حوالے کردے گا اور اگر اس کے پاس پہلے سے کام موجود ہو تو وقت کا تخمینہ لگا کر آپ کو بتادے گا کہ آپ اپنے دوسرے کام کرلیں اور اتنی دیر بعد آکر اپنی دوائی لے جائیں۔ ایک بات جو میرے لئے حیرت کا باعث بنی یہ تھی کہ وہاں پر ٹیکے (Injection) کا رواج نہیں دیکھا بلکہ مریض کو گولیاں (Tablets) یا Mixture (مکسچر) بنا کر دیا جاتا ہے ہمارے ملک میں بھی بہت سال پہلے کھانسی۔ نزلہ اور ہاضمے کی خرابی وغیرہ کے لئے اس طرح کے مکسچر دیئے جاتے تھے۔ جو بہت سستے اور اثر انگیز ہوتے تھے۔ لیکن اب اس قسم کی چیزیں ---- ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں خاکسار کو ایک دفعہ ڈاڑھ کے علاج کے سلسلہ میں Dentist کے پاس بھی جانے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے معائنہ کرکے دو تین روز بعد کا وقت دیا کہ ڈاڑھ کی Filling ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان ڈاکٹر صاحب کو جزائے خیر دے کہ سالہا سال گزر جانے کے بعد تک وہ Filling اسی طرح کام دے رہی ہے۔

برطانوی پولیس کی خوش انتظامی اور خوش اخلاقی برطانوی پولیس چاق و چوبند اور اونچے لمبے افراد پر مشتمل ہے۔ جو اپنی گہری نیلی اور خوبصورت وردی میں بہت چوکس اور پروقار دکھائی دیتے ہیں لوگ ان کو دیکھ کر ڈرنے اور گھبرانے کی بجائے اپنے آپ کو زیادہ محفوظ خیال کرنے لگتے ہیں۔ پولیس مین کو عام دوستانہ زبان Bobby کہا جاتا ہے اور ان کی خوش اخلاقی مشہور ہے۔ بچے ان کے ساتھ گپ شپ بھی کرلیتے ہیں۔ لندن کی پولیس سکاٹ لینڈ یارڈ مجرموں کا کھوج لگانے اور لاینحل معموں کو حل کرنے میں عالمی شہرت رکھتی ہے۔

ہم نے برطانیہ کی پولیس کے ہاتھوں میں کبھی رائفل حتیٰ کہ چھڑی بھی نہیں دیکھی۔ البتہ قیام لندن کے دوران ایک دفعہ لوکل ریڈیو (Radio-4) پر یہ خبر سنی تھی کہ لندن کے ایک گھر میں سانپ دیکھا گیا جس کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو کی گئی اور پولیس کے جوان رائفل سے لیس ہوکر سانپ کی تلاش میں ہیں تاکہ لوگوں کو اس موذی جانور سے نجات دلا سکیں اور علاقہ میں کسی قسم کی سراسیمگی نہ پھیلے۔

"پولیس کا ہے فرض مدد آپ کی"

شہر سلاؤ میں خاکسار جس گھر کے ایک کمرہ میں بطور کرایہ دار رہتا تھا اس مکان کے پاکستانی مالک landlord جو مشرقی افریقہ سے نقل مکانی کرکے آئے ہوئے تھے ایک Urdu speaking lodger (کرایہ دار) سے جھگڑا ہوگیا۔ یہ واقعہ شام کو ہوا اور کرایہ دار صاحب نے گھر سے باہر جاکر کہیں سے علاقہ کی پولیس کو فون کردیا۔ تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ پولیس کی کار گھر کے باہر آکر رکی ہے۔ ایک پولیس مین اس سے اترا اور دونوں جھگڑا کرنے (مالک مکان اور کرایہ دار) سے سوال جواب کرنے لگا اس نے گھر میں مقیم کسی اور فرد کو طلب نہ کیا بلکہ ان دونوں سے ہی گفتگو جاری رکھی اور دونوں کو صبر و تحمل سے کام لینے اور ایک دوسرے سے اچھا برتاؤ کرنے کی تلقین کرتا رہا آخر میں اس نے دونوں کو محتاط رکھنے کے لئے اپنی جیب سے پاکٹ بک نکالی اور اس میں ان کا پتہ درج کرلیا تاکہ دونوں آئندہ لڑائی جھگڑے سے اجتناب کریں۔ اس کے بعد وہ پولیس مین اپنی گاڑی میں سوار ہوکر چلا گیا۔ اور

باقی صفحہ ۶ پر

مذہبی جنون کی دیوانگی

محمد نذیر چاہل قلعہ دیدار سنگھ گوجرانوالہ سے فرنٹیر پوسٹ میں ایک خط میں لکھتے ہیں:-

گوجرانوالہ میں ۲۱ اپریل کو ۶ بچوں کے باپ' دو ایم اے (اسلامیات اور عربی) پاس تعلیم یافتہ شخص' درس نظامی کی دینی تعلیم کے حامل' اور کوالیفائیڈ حکیم حافظ سجاد فاروق کو بعض افراد نے غصہ اور دیوانگی کی ایک ایسی لہر میں جو درندوں میں بھی نہیں پائی جاتی' پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا۔

ہمارے مذہب اسلام نے انسانی جان کو انتہائی مقدس قرار دیا ہے اور انسانی خون کو کسی بھی صورت میں صرف افواہ کے نتیجے میں نہیں بہایا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "جو شخص کسی انسانی جان کو جائز وجہ کے بغیر قتل کرتا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے ساری انسانیت کو قتل کر دیا ہو" حافظ سجاد فاروق کو محض سنی سنائی بات پر بغیر کسی جائز وجہ کے قتل کر دیا گیا۔ ہزاروں مشتعل ہیروز میں سے کسی نے بھی اس افواہ کی تصدیق کی ضرورت نہیں سمجھی' نہ حالات کو جانا' اور نہ اس شخص کے کردار اور رویے کے بارے میں کچھ سوچنے کی زحمت کی جو ان لوگوں کے درمیان عرصہ ۱۶ سال سے رہ رہا تھا۔ قطعی طور پر یہ سانحہ مذہبی جنون اور دیوانگی کا شاہکار کہا جاسکتا ہے۔ یہ نظارہ ایک ایسی درندگی تھی کہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایسا وحشیانہ پن انسانی تاریخ میں کم ہی کبھی دیکھنے میں آیا ہوگا۔ یہ ایک ہولناک منظر تھا۔ ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے معصوم شخص کو اسلام کے ہیروز نے پتھر مار مار کر ہلاک کیا اور صورت حال یہ تھی کہ اس کے کلیوں کی طرح معصوم بچے ان ظالموں کے پاؤں پڑے ہوئے اپنے معصوم باپ کی زندگی کی بھیک مانگ رہے تھے۔ بیڑیوں میں جکڑی ہوئی اس کی لاش کو آگ لگا دی گئی اور پھر اسے ایک موٹر سائیکل کے پیچھے باندھ کر گلیوں اور بازاروں میں کئی میل تک گھسیٹا گیا۔ یہ نظارہ انصاف پر یقین رکھنے والے ہر شخص کے لئے انتہائی دردناک' تکلیف دہ اور شدید صدمے کا موجب تھا۔ یہ وہ سیاہ ترین دھبہ ہے جو ملّا نے ہمارے منہ پر لگایا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ کسی مرے ہوئے شخص کو پکا کر کھا جانا کم درندگی کی علامت ہے بہ نسبت اس کے کہ آپ ایک ایسے وجود کو جو پوری طرح زندہ اور زندگی کے احساسات رکھتا ہے اس کو تشدد اور اذیت کا نشانہ بنائیں۔ یہ ہیروز جنہوں نے ایک بے گناہ کو سولی دی کیا یہ جانتے ہیں کہ جو انہوں نے کیا وہی حرکات کشمیر' فلسطین اور بوسنیا میں بالترتیب ہندو' یہودی اور یورپی عیسائی کر رہے ہیں۔

جن لوگوں نے یہ کام کیا ہے ان مجرموں کی اسلام کے اصولوں کے مطابق یہی سزا ہے کہ ان کو بھی پتھر مار مار کر مار دیا جائے اور انہیں اسی طرح گلیوں میں گھسیٹا جائے جس طرح انہوں نے ایک معصوم اور بے گناہ مسلمان کو گھسیٹا۔ تاکہ مذہبی جنون کی دیوانگی پر قابو پایا جاسکے۔

سیاسی اور مذہبی لیڈروں سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس پر غور کریں کہ کیوں ہمارا ملک مذہبی دیوانگی کا اکھاڑہ بنتا جا رہا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ بھائی چارے' برداشت اور شفقت و محبت کے وہ رشتے جو ہمارے مذہب نے ہمیں دیئے تھے وہ کیوں بڑی قوت سے بڑی شدت سے اور میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ بڑی کامیابی سے کاٹے جا رہے ہیں"

(دی فرنٹیر پوسٹ ۴ مئی ۱۹۹۴ء)

Fanatic frenzy

On 21st April at Gujranwala, Hafiz Sajjad Farooq, father of six children, two master degrees holder (Islamiat & Arabic), Darse-Nizamee and qualified Hakeem was crucified with a ferocity of, unknown in any beast.

Our religion Islam has made the human life sacred and human blood cannot be spilled just on rumour. Allah says "Whosoever kills a human being without a just cause, it shall be as if he had killed the whole mankind". Hafiz Sajjad Farooq has been killed just on hearsay and without any just cause.

Thousand pities, none of the heroes tried to verify the rumour, circumstances and the conduct and character of the man who lived with them for sixteen years. It is out-and-out frantic and a master piece of frenzy. The scene was so beastly and horror-spelling that I can say, such a brutality has rarely been witnessed in the history of mankind. It was a horrible scene. The innocent fettered man was stoned to death by the heroes of Islam while the little human-buds were licking their feet fold-handedly praying for the life of their innocent father. His fettered dead body was put to flames and thereafter tied with a motor-cycle and dragged in the streets and bazars for miles. It was the most horrifying, baneful and shocking and affronting to every instinct of justice. It is the darkest blot put on our records by the Mullah.

Aceording to Montaigne, there is more barbarism to mangle by torture and torments a body full of living sense than to roast and eat him after dead. The heroes who have crucified the innocent man, do they know that everything of them is being trodden in Kashmir, Palestine and Bosnia by the Hindus, Jews and the European Christians, respectively.

The culprits, according to the injunctions of Islam, should be stoned to death and dragged in the way they did with an innocent Muslim, so that fanatic frenzy could be arrested.

Political and religious leaders are also requested to give a thought as to why our country is becoming an arena of competing fanaticism? Why the ties of brotherhood, tolerance and affection, which were forged by our religion Islam are being cut forcefully, effectively and I can say successfully?

MOHAMMAD NAZIR CHAHL,
Qila Didar Singh,
Gujranwala.

THE FRONTIER POST Wednesday May 4, 1994

یمن کی تازہ خانہ جنگی

شمالی اور جنوبی یمن میں ایک بار پھر زور دار لڑائی چھڑ گئی ہے۔ ۴ سال قبل دونوں حصوں میں اتحاد کروایا گیا لیکن یہ تجربہ بری طرح ناکام ہو گیا ہے۔ ملک کے شمال اور جنوب میں جو لڑائی ہو رہی ہے اس میں ٹینکوں کا استعمال شامل ہے۔ اور دونوں اطراف سے ٹینکوں کی ایک بڑی تعداد جنگ میں حصہ لے رہی ہے۔ ابھی صرف تین ماہ قبل اردن کے شاہ حسین اور دیگر عرب لیڈروں کی مداخلت سے ملک کے دونوں حصوں کے دمیان امن کا سمجھوتہ طے پایا تھا۔ لیکن افغانستان کے بے شمار امن سمجھوتوں کی طرح یہ سمجھوتہ بھی ناکام رہا۔

یمن میں ۱۹۶۷ء میں آزادی حاصل کرنے کے بعد سابق سوویت روس کی حمایت یافتہ کمیونسٹ حکومت قائم ہوئی تھی۔ جس کے خلاف مزاحمت کا سلسلہ جاری رہا۔ اور ملک دو حصوں میں تقسیم ہو کر رہ گیا۔ سرد جنگ کے اختتام پر یہ دونوں حصے بھی متحد ہو گئے اور اسے مشرق وسطی کے مسلمانوں کی بہت بڑی کامیابی قرار دیا گیا۔ ملک کا شمالی حصہ اکثریت اور طاقت میں ہے۔ وہ خانہ جنگی کے وجود سے انکار کرتے ہیں اور ان کی دلیل یہ ہے کہ وہ صرف باغیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ دونوں اطراف نے جنگ میں اپنی کامیابیوں کے دعوے کئے ہیں۔ اور ان دونوں کے دعووں کو پرکھنا مشکل کام ہے۔ ملک کی فوج متحد نہیں ہے اس کے علاوہ مختلف سطحوں پر قبائلی تضادات اور ثقافتی اختلافات نمایاں ہیں۔ جنوبی علاقے میں فوج کم تعداد میں ہے۔

وہاڑی کا واقعہ

جمعہ کے روز وہاڑی میں ایک مسجد میں دو موٹر سائیکل سواروں کی اندھا دھند فائرنگ اور دو بموں کے دھماکے سے ۲۶۔ افراد زخمی ہو گئے ان میں سے چھ شدید زخمی ہیں۔

بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی ایک خاصی تعداد مغرب کی نماز جامع مسجد مرتضوی میں ادا کر رہی تھی جبکہ دو نامعلوم نوجوان جو موٹر سائیکل پر سوار تھے آئے انہوں نے مسجد میں دو ہینڈ گرینیڈ پھینکے۔ جب افراتفری پھیلی تو حملہ آوروں نے کلاشنکوفوں سے فائرنگ شروع کر دی۔ اس کے نتیجہ میں ۲۶۔ افراد کو گولیوں سے زخم آئے۔

اس علاقے کے رہنے والوں کا کہنا ہے کہ جب انہوں نے دو نوجوانوں کو مسجد کے ارد گرد منڈلاتے دیکھا تو انہوں نے ان کا تعاقب کیا لیکن دونوں مشکوک افراد فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ بعد ازاں مغرب کی نماز کی ادائیگی کے وقت مشکوک افراد دوبارہ ظاہر ہوئے۔ اور پہلے انہوں نے دو ہینڈ گرینیڈ پھینکے اور جب لوگ بچاؤ کے لئے دوڑے تو انہوں نے فرار ہونے سے قبل کلاشنکوفوں سے اندھا دھند فائرنگ کر دی۔

عرب لیگ / یمن کا مسئلہ

عرب لیگ یمن کی خانہ جنگی کے مسئلے پر ایک ہنگامی میٹنگ بلا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ

باقی صفحہ ۷ پر

ریاض محمود باجوہ مربی سلسلہ

یاد رفتگان

محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ آف چونڈہ

آپ خاکسار کی والدہ تھیں۔ ۱۹۲۴ء میں ضلع گوجرانوالہ کے ایک معروف گاؤں فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بچپن کے استاد مولوی فضل احمد صاحب جن سے آپ نے عربی کی تعلیم حاصل کی تھی اسی گاؤں کے رہنے والے تھے۔ والدہ صاحبہ کا خاندان کسی زمانہ میں بدوملی سے یہاں منتقل ہوا تھا اور آپ کے والد صاحب محترم چوہدری فضل داد صاحب ملی قدرت ثانیہ کے دور میں احمدیت سے وابستہ ہوئے تھے۔ والدہ صاحبہ کی شادی چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں ہوئی۔ آپ نے اپنی ساری زندگی ایک مثالی احمدی خاتون کی طرح گزاری۔ تمام تر عائلی اور معاشرتی ذمہ داریوں کو آپ نے بطریق احسن ادا کیا۔ خدمت کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ سسرال گھر میں تمام افراد خانہ کی حتی المقدور خدمت کرتی رہیں۔ ساس سسر اور نند غرض ہر ایک کو اپنی بے لوث خدمت سے راضی رکھا۔ ساس سسر کی بیماریوں اور آخری وقتوں میں ان کو سنبھالا۔

۱۹۶۵ء کی جنگ کا زمانہ تھا چونڈہ بارڈر پر محاذ آرائی زوروں پر تھی۔ آپ کے سسر اور سب سے چھوٹا بیٹا چونڈہ میں رہ گئے۔ باقی افراد خانہ جنگ کی وجہ سے فیروز والہ آ گئے۔ والدہ بھی دادا جان کی وجہ سے چونڈہ ہی ٹھہر گئیں اور ارادہ تھا کہ دادا جان کو بھی ساتھ لے کر فیروزوالہ آ جائیں گی مگر حالات ایسے ہو گئے کہ پیدل چونڈہ سے نکلنا پڑا کوئی سواری نہیں ملتی تھی بہت مشکل صورتحال کا سامنا کرتے ہوئے تقریباً پانچ دن کی صبر آزما تکالیف کے ساتھ آپ دادا جان اور اپنے چھوٹے بچے جس کی عمر اس وقت پانچ سال کی تھی کو لے کر فیروزوالہ پہنچیں۔ اکثر فاصلہ پیدل طے کیا کبھی سواری مل جاتی کبھی نہ ملتی اسی طرح بھوک پیاس کا سامنا بھی کرنا پڑا مگر آپ نے ایک فرض کی ادائیگی کے لئے اور خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر حوصلہ نہ ہارا بلکہ بڑی ہمت اور صبر کے ساتھ اس مشکل وقت کا سامنا کیا اور بشاشت قلبی کے ساتھ اس فرض کو ادا کیا۔ خدا تعالیٰ نے بھی آپ کی مدد و نصرت فرمائی اور آپ سب کو بخیر و عافیت منزل تک پہنچایا۔

اولاد کی تعلیم و تربیت اور پرورش کے فرائض بھی آپ نے نہایت خوش اسلوبی، صبر و شکر اور ہمت و حوصلہ سے ادا کئے۔ احمدیت سے گھرانے کا مضبوط تعلق آپ کی نیک تربیت ہی کا نتیجہ تھا۔ جماعتی پروگراموں میں شامل ہونے کی تلقین کرنا اور نمازوں کی باجماعت ادائیگی کے لئے بیت الذکر بھجوانا اور جماعتی وابستگی اور تعلق کی مضبوطی کا خاص خیال رکھنا آپ کا معمول تھا۔

یہی وجہ ہے آپ کے آٹھ بچوں میں سے پانچ بیٹوں اور ایک بیٹی کو باقاعدہ طور پر مختلف جماعتی عہدوں پر خدا کے فضل سے خدمت سلسلہ کی توفیق ملی اور یہ سلسلہ تاحال جاری ہے۔

آپ اگرچہ بہت کم تعلیم یافتہ تھیں مگر فرائض اور ذمہ داریوں کی ادائیگی میں آپ کسی طور پر بھی پیچھے نہ تھیں۔ خاکسار جب تک جامعہ احمدیہ میں پڑھتا رہا میرا بھی بہت خیال رکھا۔ پڑھائی اور تعلیمی محنت کے پیش نظر آپ مجھے دماغی طاقت کی چیزیں بنا کر بھیجا کرتی تھیں جب تک آپ زندہ رہیں کسی کمی کا احساس نہ ہوا۔ اس وقت خدا کے فضل سے اور آپ کی نیک تربیت کے نتیجہ میں آپ کے کئی پوتے اور پوتیاں تحریک "وقف زندگی" اور تحریک "وقف نو" میں شامل ہو چکے ہیں۔

آپ بہت محنتی تھیں اور بچوں کو بھی محنت کرنے کی عادت ڈالی۔ گھریلو کاموں کو خود اپنے ہاتھ سے کرتیں اور کسی کام کے کرنے میں عار محسوس نہ کرتی تھیں ایک زمیندار گھرانے میں جتنے بھی کام ہوتے ہیں مثلاً صفائی ستھرائی، کھانا پکانا، چکی چرخہ، بیلنا اور اوکھلی وغیرہ جیسے سبھی کام آپ نے کئے۔ خوشیوں کے حصول کے لئے آپ بہت دعا اور محنت سے کام لیتیں۔ آپ کی پر جوش اور بے لوث مسلسل مجاہدانہ احسانات کا خیال آتا ہے تو دل سے بے اختیار آپ کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔

والدہ صاحبہ کے دل میں ہمیشہ نیکی سے پیار کا جذبہ موجزن رہتا اور آپ کی فطرت میں سعادت تھی یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو زیادہ تر مقبول نیکیوں کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے اپنے اعمال کو ہمیشہ لالچ، حرص، طمع، خود غرضی اور مفاد پرستی کے اثرات سے بچائے رکھا۔

آپ بہت دعا گو اور عبادت گزار تھیں۔ ایک بھرپور مصروف زندگی کے باوجود علاوہ فرض نمازوں کی ادائیگی کے نوافل کی ادائیگی کا بھی اور پھر نماز تسبیح کا بھی اہتمام کرتیں۔ گھریلو کام کاج اور مصروفیات کے دوران بھی آپ ہلکی آواز میں دعائیں پڑھتی رہتیں امامت احمدیت، بزرگان سلسلہ اور جماعتی ترقی کے لئے دعائیں کرنا بھی آپ کا معمول تھا۔ مہمان نوازی کا جذبہ بھی آپ میں خوب تھا۔ محترم دادا جان چوہدری محمد علی صاحب پٹواری رفیق حضرت بانی سلسلہ کی بیٹھک محلہ میں مہمان نوازی کے لئے مشہور تھی۔ مہمانوں کی مہمان نوازی کی توفیق والدہ صاحبہ کو ہی ملتی تھی مہمان خواہ کتنے بھی ہوں اور کسی وقت بھی آ جاتے آپ بشاشت قلبی اور خوش اسلوبی سے مہمان نوازی کرتیں اور اس فرض کو بھی حتی الوسع بطریق احسن ادا کرتی رہتیں۔ آپ کے کاموں میں وقار، سلیقہ اور نفاست بہت ہوتی تھی۔ چنانچہ والد صاحب مکرم چوہدری شہباز خاں صاحب باجوہ کے بقول اکثر مہمان جن کا تعلق اچھے معزز گھرانوں سے ہوتا تھا آپ کے کھانے اور مہمان نوازی کی تعریف کرتے تھے۔ آپ ۲۵ ستمبر ۱۹۷۹ء کو پچپن سال کی عمر میں چونڈہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔

والدہ صاحبہ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد آپ کے بڑے بیٹے مکرم مبارک احمد صاحب باجوہ نے خواب میں دیکھا کہ "والدہ صاحبہ کو خدا کے فرشتے لے کر جا رہے ہیں جب وہ ایک موڑ پر آتے ہیں جہاں مبارک احمد صاحب کھڑے ہیں تو والدہ صاحبہ نے مبارک احمد صاحب کو خدا حافظ کہا اور آگے چلی گئیں دوسری طرف بڑی عالی شان عمارتیں ہیں ایک عمارت کی کھڑکی سے ایک چھوٹا سا بچہ والدہ صاحبہ کی طرف منتظر نگاہوں سے دیکھ رہا ہے جیسے وہ انہی کا انتظار کر رہا ہو" (ہمارا ایک بھائی مبشر احمد بہت چھوٹی عمر میں فوت ہو گیا تھا) یہ مبارک خواب آپ کے انجام بخیر کی طرف ایک واضح اشارہ تھا۔ خدا تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی نسل کو بھی اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

بقیہ صفحہ ۳

اے قادر مطلق خدا۔ ذوالمجد والعطاء۔ ہمیں ان زریں ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق سعید عطا فرما۔ تاکہ جلد از جلد تیری بادشاہت دنیا میں قائم ہو جائے۔

بقیہ صفحہ ۴

اس طرح معاملہ خوش اسلوبی اور وقار کے ساتھ رفع دفع ہو گیا یعنی نہ پولیس نے کوئی ہلا گلا بولا نہ کوئی خلقت جمع ہوئی۔ نہ ہی بے گناہوں کو "گواہوں" کے طور پر دھر لیا گیا۔ نہ کوئی پیشی ہوئی اور نہ کوئی "مک مکا" ہوا بلکہ سیدھے سادھے طریقے سے سارا جھگڑا اور فساد "مک" گیا۔

ایک پہلو یہ بھی ہے یار کی تصویر کا!

دیر تک سر دھنتے گا قیام لندن کے دوران ایک دلچسپ اور سبق آموز واقعہ خاکسار کو پیش آیا۔ برطانیہ میں خاکسار کے ایک نہایت ہی مہربان اور مکرم دوست نے خاکسار کو ایک شام اپنے ہاں گرین فورڈ پر مدعو کیا جہاں خاکسار ان کی پرتکلف دعوت اور مخلصانہ گفتگو اور سلوک سے بہت محظوظ ہوا۔ باتیں ہوتی رہیں اور رات کافی ہو گئی مجھے واپس لندن لوٹنا تھا۔ غالباً آخری ٹرین کو تھوڑا سا وقت باقی تھا وہ دوست مجھے اپنی کار میں بٹھا کر سٹیشن کی طرف روانہ ہوئے۔ چونکہ وقت کی کمی تھی اور سڑک کشادہ اور صاف تھی اس لئے انہوں نے بہت تیز ڈرائیونگ کی۔ تھوڑی دیر بعد ہم نے محسوس کیا کہ ایک پولیس گاڑی ہمیں رکنے کا اشارہ کر کے ہم سے آگے نکل گئی ہے۔ میرے دوست نے فوراً گاڑی روکی۔ ایک پولیس مین ہمارے سامنے آ کھڑا ہوا اور اس نے میرے دوست سے پہلا سوال یہ کیا کہ کیا آپ نشے کی حالت میں گاڑی چلا رہے ہیں۔ ان صاحب نے بہت پر اعتماد لہجے میں جواب دیا (مفہوم) "میرے مذہب میں نشہ کرنا جائز نہیں" یہ الفاظ سنتے تھے کہ پولیس مین نے بہت ادب سے کہا "مجھے اس سوال کا افسوس ہے۔ مجھے آپ کے مذہب کے بارہ میں علم نہیں تھا۔" دوسرا سوال اس نے یہ پوچھا آپ کے ڈرائیونگ لائسنس ہے؟ میرے دوست نے جواب دیا میں نے ڈرائیونگ لائسنس بنوایا ہوا ہے لیکن اس وقت میری جیب میں نہیں" "بھلے پولیس مین نے کہا میں آپ کے الفاظ پر اعتبار کرتا ہوں" اس کا تیسرا سوال تھا آپ حد سے زیادہ تیز رفتار سے کیوں جا رہے ہیں ان صاحب نے تفصیلاً بتایا کہ میرے دوست (خاکسار

کو ٹرین پکڑنی ہے اور وقت بہت کم ہے اس لئے میں گاڑی تیز چلا رہا ہوں اس پر پولیس مین نے جو کچھ جواباً" ہم سے کہا وہ سننے اور یاد رکھنے کے قابل ہے وہ بولا: آپ لوگ یہ سوچیں کہ اگر تیز رفتاری کے نتیجہ میں آپ کو حادثہ پیش آجائے تو آپ اس گاڑی کو کبھی نہ پکڑ سکیں گے اور بہت نقصان اٹھائیں گے" ہم نے اس کی بات کے وزن کو محسوس کیا اور معذرت کے ساتھ وعدہ کیا کہ اب ایسی بے احتیاطی نہیں کریں گے۔ اس پر وہ پولیس مین ہم سے بڑے اطمینان اور آرام سے رخصت ہو گیا۔ اور ہم اس کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے پھر سے سٹیشن کی طرف روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور میں گاڑی پکڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس طرح اس پولیس مین نے نہایت ہی ذمہ داری اور خوش اخلاقی کے ساتھ ہمیں تیز رفتاری سے منع بھی کیا اور آئندہ کے لئے سبق آموز نکتہ بھی سمجھا دیا۔

اے کاش ہمارے ہاں بھی باہمی تعاون و اکرام کے ایسے ہی نظارے عام ہو جائیں۔۔

اور درویش کی صدا کیا ہے!

بقیہ صفحہ ۵

اس تنظیم کے مستقل نمائندے قاہرہ میں جہاں اس تنظیم کا مرکز ہے جمع ہوں گے۔ یہ اجلاس مصر کے وزیر خارجہ کی درخواست پر طلب کیا جا رہا ہے۔ مصر کے وزیر خارجہ مسٹر امر موسیٰ نے کہا کہ شاید عرب لیگ اپنے فوجی دستے متاثرہ علاقے میں بھیجنے کا فیصلہ کرے۔ کیونکہ یمن کا ایک بار پھر دو حصوں میں ٹوٹنے کا خطرہ ہے۔ چار سال قبل ملک کے دونوں حصوں شمال اور جنوب کو متحد کیا گیا تھا۔

عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل نے یمن کے تمام متحارب گروپوں سے اپیل کی ہے کہ وہ جنگ بند کر دیں۔ اور امن قائم کریں تاکہ ملک کو تقسیم ہونے سے بچایا جا سکے۔ انہوں نے بتایا کہ عرب لیگ نے ایک امن مشن بھجوایا تھا لیکن صنعاء ائرپورٹ پر حملہ کی وجہ سے وہ مشن یمن نہ پہنچ سکا اور قاہرہ واپس آ گیا۔ اس سے قبل مصر اور دیگر عرب ملکوں کی طرف سے امن قائم کرنے کی جو کوششیں کی گئیں وہ یمن کے صدر علی عبداللہ صالح اور ان کے جنوبی علاقے کے حریف نائب صدر علی سالم البعث کے درمیان اختلاف ختم نہ کرا سکیں۔

عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ عرب لیگ کے ممالک اور یمن کی منظوری سے عرب لیگ کی افواج یمن بھجوائی جا سکتی ہیں۔ یمن کے دونوں حصے ۱۹۹۰ء میں متحد ہوئے تھے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر ۲۹۴۸۹ میں اعجاز احمد ولد شریف احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال ۸ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوشہرہ صدر ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۶-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اعجاز احمد مکان نمبر ۸۔۷۵ کی محلہ دو مور اسٹریٹ نوشہرہ صدر گواہ شد نمبر ۱ وسیم احمد ۱۲۰۰ خوشحال کالونی نوشہرہ کینٹ گواہ شد نمبر ۲ ناصر احمد ۱۲۰۰ خوشحال کالونی نوشہرہ کینٹ۔

مسل نمبر ۲۹۴۹۰ میں محمد مقبول عاطر ولد محمد سعید قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اٹک شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۱-۲۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۷/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد مقبول عاطر ۱۶۴ چھوٹی ایسٹ اٹک گواہ شد نمبر ۱ محمد سعید قریشی والد موصی گواہ شد نمبر ۲ مسز سعیدہ قریشی سعید وصیت نمبر ۱۴۹۶۵۔

مسل نمبر ۲۹۴۹۱ میں شائستہ عاطر زوجہ محمد مقبول عاطر قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی ساکن ۱۶۴ چھوٹی ایسٹ اٹک شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۱-۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۷/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم ۳۰۰۰۰ روپے ۲۔ طلائی چوڑیاں وزنی ۴۰ گرام مالیتی ۱۲۰۰۰ روپے ۳۔ طلائی نتھ ڈھائی گرام مالیتی ۱۰۰۰ روپے۔ ۴۔ طلائی انگوٹھی ۲ گرام مالیتی ۱۰۰۰ روپے ۵۔ طلائی سیٹ معہ ٹکہ ۴۰ گرام مالیتی ۱۶۰۰۰ روپے ۶۔ طلائی لاکٹ ۲۰ گرام مالیتی ۷۰۰۰ روپے ۷۔ طلائی سیٹ ۳۶ گرام مالیتی ۱۳۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۷/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شائستہ عاطر ۱۶۴ چھوٹی ایسٹ اٹک شہر گواہ شد نمبر ۱ محمد مقبول عاطر خاوند موصیہ مسل ۲۹۴۹۰ گواہ شد نمبر ۲ محمد سعید قریشی سیکرٹری مال اٹک۔

مسل نمبر ۲۹۴۹۲ میں ثریا بیگم زوجہ محمد خالد قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۳۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات طلائی وزنی ۲۲ تولے مالیتی ۷۰۰۰۰ روپے ۲۔ حق مہر ۸۰۰۰ روپے کل جائیداد ۷۸۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثریا بیگم امیر علی پارک نزد ٹول ٹیکس نیا راوی پل شاہدرہ لاہور گواہ شد نمبر ۱ محمد خالد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲ نور احمد شاہد امیر علی پارک شاہدرہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۴۹۳ میں خاور ایوب ولد محمد ایوب خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال بیعت ۱۹۸۴ء ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ پلاٹ واقع واپڈا ٹاؤن نزد ٹاؤن شپ بر قبہ ۱۰ مرلہ ۲۰۰۰۰۰، ۲۔ موٹر سائیکل ۱۰۰cc ماڈل ۱۹۸۲ء مالیتی ۱۲۰۰۰ روپے۔ کل جائیداد ۲ لاکھ ۱۲ ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰ روپے ماہوار بصورت **ملازمت** مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خاور ایوب مکان نمبر ۴۷۸ بلاک ۶ سیکٹر ۲۔ اے ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر ۱ خواجہ محمد صدیق صاحب ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر ۲ مقبول احمد صاحب وصیت نمبر ۲۵۶۲۵۔

مسل نمبر ۲۹۴۹۴ میں نصیر الدین احمد ولد قاضی رشید الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ موٹر سائیکل مالیتی ۲۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نصیر الدین احمد ۲۵۰ کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۱ عبد الخبیر ۷۶۰ کشمیر بلاک اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۲ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۲۳۔

مسل نمبر ۲۹۴۹۵ میں مبسر در احمد ولد منور احمد صابر قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبسر ور احمد ۲۶۵ نجف کالونی علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر ۱ رانا مبارک احمد وصیت ۱۹۴۷۳ صدر حلقہ اقبال ٹاؤن گواہ شد نمبر ۲ رانا منظور احمد ولد رانا مبارک احمد اقبال ٹاؤن لاہور۔

بقیہ صفحہ ۱

ہالینڈ میں اور ۱۰ سال انڈونیشیا میں خدمت دین انجام دی۔

آپ انگریزی ڈچ اور انڈونیشی زبانیں روانی سے بول سکتے تھے۔ آپ سابق پرائیویٹ سیکرٹری مکرم مولانا عبد الرحمان انور صاحب کے چھوٹے بھائی اور حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کے برادر نسبتی تھے۔

احباب کی خدمت میں محترم حافظ صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

آج مورخہ ۱۵۔ مئی ۱۹۹۴ء کے شمارے میں اندرونی صفحات ۳ تا ۱۴ پر تاریخ ۱۶۔ مئی کی بجائے ۱۵۔ مئی پڑھی جائے۔

خبریں

ربوہ : 14- مئی-1994ء
رات کو ٹھنڈ ہونے کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ باخبر ذرائع کے مطابق صدر مملکت کی سربراہی میں نیشنل سیکیورٹی کونسل قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ملکی سطح پر قائم کی جانے والی اعلیٰ ترین کمیٹی میں چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس، سینٹ کے چیئرمین اور تینوں مسلح افواج کے سربراہ شامل ہوں گے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق یہ ادارہ حکمرانوں کی من مانیاں روکنے اور جمہوری نظام کو فعال بنانے کے لئے کام کرے گا۔ اس ادارے کو اہم فیصلے کرنے کا بھی اختیار ہو گا۔

○ ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر نے کہا ہے کہ پاکستان نے ایٹمی پروگرام پر یکطرفہ دباؤ مسترد کر دیا ہے ملکی دفاع مضبوط ہاتھوں میں ہے۔

○ پیپلز پارٹی اور جمہوری وطن پارٹی نے بلوچستان حکومت میں شمولیت کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ذوالفقار علی مگسی نے کہا ہے کہ گیس پر ڈیوٹی بڑھائی جائے انہوں نے کہا کہ مالی خسارہ کم کرنے کے لئے وفاقی حکومت ہمارے ساتھ تعاون کرے۔

○ سرحد کے بعد پنجاب میں بھی مسلم لیگ اور جونیجو لیگ میں اتحاد کی کوششیں تیز ہو گئیں۔ میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ پنجاب میں دونوں دھڑوں کے اتحاد کے لئے وٹو اور شہباز شریف سے بات ہو گئی ہے۔

○ مسلم لیگ جونیجو گروپ کے چیف آرگنائزر اسد جونیجو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی سے اتحاد قائم و دائم ہے۔ میر افضل اپنے فیصلے پر نظر ثانی کریں۔ انہوں کہا کہ سرحد میں کسی کو اتحاد کا اختیار نہیں ہے۔

○ مسلم لیگ (ج) کی ہائی کمان نے مسلم لیگ سرحد کے صدر میر افضل کی طرف سے مسلم لیگ ن کے ساتھ اتحاد کرنے کے جرم میں میر افضل کو پارٹی سے نکالنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاہم ان کو گورنری کی پیشکش کی جائے گی اگر انہوں نے انکار کیا تو پارٹی سے نکال دیا جائے گا۔

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ سرحد میں شیرپاؤ کی حکومت چند دن میں ختم ہو جائے گی۔

○ سرحد کے وزیر اعلیٰ آفتاب شیرپاؤ نے کہا ہے کہ سرحد حکومت کو کوئی خطرہ نہیں ایک دو دن میں بہت بڑی خوشخبری سناؤں گا۔

○ جماعت اسلامی نے پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم کے درمیان مصالحت کی پیشکش کر دی ہے۔

○ ایم کیو ایم کے رہنماؤں کو عید سے قبل رہا کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

○ خفیہ ایجنسیوں نے حکومت کو رپورٹ دی ہے کہ ایم کیو ایم اپنی جنگی صلاحیتوں کو پھر سے منظم کر سکتی ہے۔ گرفتاریوں سے حالات وقتی طور پر پر امن ہوئے ہیں شہری علاقوں میں قانون نافذ کرنے والے اداروں پر دوبارہ حملے شروع ہو سکتے ہیں۔ ایم کیو ایم کے اسیر کارکنان نے بتایا ہے کہ ہم فائرنگ کر کے بازار بند کرانے کے بعد ۵ منٹ کے اندر اپنے ٹھکانوں پر پہنچ جاتے تھے۔ امن و امان خراب کرنے والے عناصر کی حوصلہ افزائی اور جھوٹی خبریں شائع کرانے میں چار اخباروں کے نام بھی شامل ہیں۔

○ لیزر ہتھیار بنانے کا بھارتی منصوبہ تکمیل کے آخری مراحل میں داخل ہو گیا ہے۔ یہ نظام اگنی اور پرتھوی میزائیلوں سے بھی آگے ہے۔ جس کے ذریعے نیچی پرواز کرنے والے جدید ترین امریکی طیاروں ہیلی کاپٹروں اور میزائیلوں کو بھی لیزر شعاعوں سے تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کام کے لئے بھارت نے مختص رقم ۱۸- ارب روپے سے بڑھا کر ۳۵- ارب روپے کر دی ہے۔

○ سرحد اسمبلی کا اجلاس دو تین روز میں بلائے جانے کا امکان ہے اس میں سپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد پر رائے شماری ہو گی۔

○ وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نسلی امتیاز کو دفن ہوتے اور نئی قوم کو جنم لیتے دیکھنا میں اپنے لئے اعزاز سمجھتی ہوں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ میں تقریب حلف برداری میں اپنے آنسو ضبط نہ کر سکی کیونکہ میں نے ہمیشہ نسلی امتیاز کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری اقدار اور وقار مشترک ہے۔ ہم قانون پر یقین رکھتے ہیں اور ایک جیسی دنیا میں رہتے ہیں۔

○ عیدالاضحیٰ ۲۲- مئی (اتوار) کو ہو گی۔ اس بات کا اعلان چیئرمین رویت ہلال کمیٹی مولانا ارشاد الحق تھانوی نے کیا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی پاکستان قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن دو لٹیرے گروہ ہیں۔ ایک حکومت کے ذریعے لوٹ مار کرتا ہے۔ تو دوسرا اپنی باری کا انتظار کرتا ہے۔ ان دونوں گروہوں نے ملک کے کروڑوں عوام کو عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے جنوبی افریقہ میں پریٹوریا کے مقام پر امریکہ کے نائب صدر ال گور سے بہت مفید ملاقات کی۔ انہوں نے دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات پر تبادلہ خیال کیا۔ امریکی نائب صدر نے کہا کہ آپ سے ملاقات میرے لئے اعزاز ہے۔

○ حزب اختلاف کے سرکردہ رہنما چوہدری نثار علی خان نے سندھ کے مسئلے کو سیاسی طریقے سے حل کرنے کے لئے کہا ہے۔ انہوں نے تجویز پیش کی ہے کہ سندھ میں سیاسی افہام و تفہیم کے لئے آل پارٹیز حکومت قائم کر دی جائے۔ فوج کو فوری طور پر واپس بلا کر ایم کیو ایم کے ساتھ بات چیت کی جائے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کو قومی اسمبلی کا الیکشن لڑنے سے روک دیا گیا تھا۔ صوبائی اسمبلی کے لئے اجازت ملی تو ہم نے ۲۴ گھنٹے کے اندر پہلے جیسی کارکردگی دکھائی۔ انہوں نے کہا سندھ کی صورتحال کی ذمہ دار پیپلز پارٹی ہے ایم کیو ایم امن پسند جماعت ہے۔ ایم کیو ایم سندھ کی تقسیم نہیں چاہتی لیکن حکومت کی غیر منصفانہ پالیسیوں کی وجہ سے نئے صوبے کے قیام کی سوچ ابھر رہی ہے۔

○ سٹاک مارکیٹ میں چوتھے روز بھی مندا رہا۔ حصص کی قیمتوں میں ۴۰ ارب روپے کی کمی ہو گئی۔ مجموعی قیمتوں کا انڈیکس ۲۲۳۷ پوائنٹ سے گر کر ۲۱۸۲ پوائنٹ تک آگیا۔ مارکیٹ میں مندے کا رجحان حکومتی مالیاتی اداروں کی طرف سے حصص کی خرید ختم ہو جانے سے پیدا ہوا۔ سخت بجٹ اور ملکی سیاسی صورت حال بھی اثر انداز ہو رہے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے گوجرانوالہ میں سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف وغیرہ کے خلاف درج ہونے والے مقدمہ کی تفتیش روکنے کا حکم دیا ہے۔ نواز شریف کی درخواست پر مدعی علی رضا اور آئی جی کو آٹھ جون کے لئے نوٹس جاری کر دئے گئے ہیں۔

○ سرحد اسمبلی میں جماعت اسلامی کے چار ارکان نے صوبہ سرحد کے موجودہ سیاسی بحران میں غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان میں ایک رکن صاحبزادہ طارق اللہ نے کہا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ موجودہ اسمبلیاں اپنی مدت پوری کریں۔ اور جمہوری ادارے مستحکم ہوں انہوں نے کہا موجودہ بحران میں اسمبلی کا توڑنا المیہ ہو گا۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام لبنیٰ قریشی سے تبدیل کر کے لبنیٰ طاہر رکھ لیا ہے۔ آئندہ سے مجھے لبنیٰ طاہر لکھا اور پکارا جائے۔

لبنیٰ طاہر
بنت مکرم ظہور احمد
مکان نمبر D/802
راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

جرمن و پاکستانی ادویات
• مدر ٹنکچرز • پوٹینسیاں • تمام بائیوکیمک ادویات
• سادہ گولیاں • ہر قسم کی ٹکیاں • شوگر آف ملک
نیز پلاسٹک کی ٹیوبز اور ڈراپرز دستیاب ہیں
کیور یو ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ فون: آفس: 771 کلینک: 606

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکرم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد چورنگی
کراچی
پروپرائیٹرز:
میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون: ۶۳۲۵۵۱۱
۶۳۲۰۳۴۴